70177-غیر مسلم بیوی کو اپنے دینی تہوار منانے سے روکنا

سوال

مسلمان شخص کی کیتھولک عیسائی بیوی کو اپنے دینی تہوار منانے کی اجازت کیوں نہیں، حالانکہ وہ مسلمان سے شادی شدہ ہے اور اپنے عقیدہ پر بھی قائم ہے ؟
کیا اس عیسائی بیوی کو اپنے اعتقاد کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر عیسائی لڑکی کسی مسلمان شخص سے شادی پر راضی ہوتی ہے تو اسے درج ذیل امور کا علم ہونا ضروری ہے :

اول :

معصیت و نافرمانی کے معاملات کے علاوہ باقی سب میں بیوی کو خاوند کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، اس میں مسلمان اور غیر مسلم بیوی میں کوئی فرق نہیں، اس لیے جب خاوند اپنی مسلمان یا کافرہ بیوی کو معصیت و نافرمانی کی بجائے کوئی اور حکم دے تو بیوی کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی، اللہ سبحانہ وتعالی نے مرد کے لیے عورت پر یہ حق رکھا ہے، کیونکہ گھر کی ذمہ داری اور حکمرانی کا حق خاوند کو دیا گیا ہے، خاندانی زندگی اسی صورت میں بہتر طور پر قائم رہ سکتی ہے جب گھرانے کے افراد میں سے کسی ایک فرد کی بات مانی جاتی ہو اور اس کی اطاعت ہو.

لیکن اسکا یہ معنی نہیں کہ آدمی تسلط اختیار کر جائے یا پھر اس حق کو بیوی اور اولاد کے ساتھ برا سلوک کرنے کے لیے بطور فرصت استعمال کرنا شروع کر دے، بلکہ اسے اصلاح اور بہتری کی کوشش کرنی چاہیے، اور ایک دوسرے سے مشورہ اور نصیحت کے طریقہ پر عمل کرنا ہوگا.

لیکن ازدواجی زندگی میں کئی ایسے موڑ اور واقعات آتے ہیں جہاں کوئی فیصلہ کن بات کرنا ہوتی ہے، اور اس فیصلہ کو تسلیم بھی کرنا پڑتا ہے، اس لیے ایک عیسائی لڑکی کو کسی مسلمان شخص سے شادی کرنے سے قبل اسے مد نظر رکھنا چاہیے اور اس پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ اس حالت میں اسے خاوند کی بات تسلیم کرنا ہوگی.

دوم :

دین اسلام نے کسی یہودی اور عیسائی لڑکی سے شادی کرنا مباح کیا ہے اس کا یہ معنی ہوا کہ عورت کے یہودیت اور عیسائیت پر قائم رہتے ہوئے شادی کی جائیگی، اور اسے دین اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اسے اپنے دین کی عبادت کرنے سے روکا جائیگا.

لیکن خاوند کو یہ ضرور حق حاصل ہے کہ وہ اسے گھر سے باہر جانے سے روکے، چاہے وہ چرچ جانا چاہے تو بھی خاوند اسے روک سکتا ہے، کیونکہ بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، اور خاوند کو یہ بھی حق ہے کہ گھر میں کسی اعلانیہ برائی کرنے سے روکے، مثلا گھر میں صلیب نصب کرنا، اور ناقوس بجانے سے روکے گا.

اور اسی طرح بدعتی تہوار منانا مثلا عیسی علیہ السلام کی میلاد، کیونکہ یہ دین اسلام میں ایک بری اور منکر چیز ہے، یہی نہیں کہ ایک کے لیے بلکہ دونوں کے لیے نہ تو وہ عیسی علیہ السلام کی میلاد منا سکتی ہے، اور نہ ہی خاوند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد منا سکتا ہے، کیونکہ دین اسلام میں اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی.

اوراسی طرح مدرڈے منانا بھی بدعت ہے، اس کے علاوہ ہر وہ عمل جس کے بارہ میں غلط اعتقاد رکھا جاتا ہو مثلا یہ اعتقاد رکھنا کہ عیسی علیہ السلام کو سولی دی گئی اورانہیں قتل کردیا یا اور قبر میں دفنایا گیا تووہ پھر زندہ ہو گئے.

حالانکہ حقیقت تویہی ہے کہ عیسی علیہ السلام کو نہ توقتل کیا گیا اور نہ ہے سولی پر لٹکایا گیا، بلکہ انہیں زندہ سلامت آسمان پر اٹھالیا گیا تھا.

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (10277) اور (43148) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

خاوند کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی عیسائی بیوی پر اس اعتقاد کو ترک کرنے پر مجبور کرے، لیکن خاوند کو یہ حق ضرور ہے کہ وہ اس اعتقاد کو گھر میں اعلانیہ طور پر ظاہر نہ کرے، اور بچوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنے دے، اس لیے عیسائی بیوی کا اپنے دین پر قائم رہنے اور گھر میں برائی اور غلط قسم کے اعتقادات کا اظہار نہ کرنے دینے میں فرق کرنا ضروری ہے.

اسی طرح اگر خاوند اور بیوی مسلمان ہوں، اور بیوی کسی چیز کی اباحت کا اعتقاد رکھتی ہو لیکن خاوند اس کی حرمت کا اعتقاد رکھے تو اس حالت میں بھی خاوند کو اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ وہ گھر کا حاکم و نگران ہے اور جسے وہ غلط سمجھتا ہے اسے روکنے کا حق ہے.

سوم :

جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ کفار بھی شرعی فروعات کے مخاطب ہیں انہیں بھی اس پر عمل کرنے کا خطاب ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایمان لانے کے بھی مخاطب ہیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ جو چیز ایک مسلمان شخص پر حرام ہے وہ کافر پر بھی حرام ہوگی، مثلا شراب نوشی، اور خنزیر کا گوشت کھانا اور بدعات ایجاد اور ان کی ترویج یا پھر بدعات والے تہوار منانا بھی حرام ہوگا.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم پر عمل کرتے ہوئے اپنی بیوی کو ایسی غلط اور حرام اشیاء کے ارتکاب سے منع کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں} التحریم (6).

اس سے صرف اس کا وہ اعتقاد اور عبادت مستثنی ہوگا جو اس کے دین میں مشروع ہے، مثلا اس کی نماز اور واجب کردہ روزہ، خاوند اس سے عیسائی بیوی کو روک نہیں سکتا، اس کے دین میں نہ تو شراب نوشی کرنا حلال ہے، اور نہ ہی خنزیر کا گوشت کھانا، اور نہ ہی بدعات والے تہوار منانا جنہیں راہبوں اور پادریوں نے خود ایجاد کر رکھا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند کے لیے بیوی کو چرچ اور معبد خانوں میں جانے سے روکنے کا حق حاصل ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے ایک شخص کی نصرانی بیوی کے بارہ میں یہی بیان کرتے ہوئے کہا : وہ اسے عیسائیوں کے تہوار یا چرچ میں جانے کی اجازت مت دے"

اوران سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس کی لونڈی عیسائی تھی کہ آیا مالک سے تہواروں اور چرچ اوران کے اجتماعات میں جانے سے روک سکتا ہے یا نہیں ؟

توامام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا : اسے وہ اجازت نہ دے"

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کی وجہ یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی کفریہ اسباب میں معاونت نہ کر سکے، اور کفریہ شعار کی اجازت نہ دے سکے"

ان کا یہ بھی کہنا ہے: لیکن خاوند اسے اس روزے سے نہیں روک سکتا جس کے وجوب کا اعتقاد رکھتی ہے، چاہے اس وقت اسے بیوی سے استمتاع کا حق بھی نہ حاصل ہو سکے اور رہ جائے، اور نہ ہی وہ گھر میں بیوی کو مشرق (یعنی بیت المقدس) کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے روکے گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجرانی عیسائیوں کو اپنی مسجد میں ان کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا" انتہی

دیکھیں: احکام اھل الذمۃ (2/819-823).

نجرانی عیسائیوں کے وفد کا مسجد نبوی میں اپنے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کا واقعہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں بھی ذکر کیا ہے، اور محققین حضرات نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقات ہیں، لیکن یہ روایت منقطع ہے" یعنی اس کی سند ضعیف ہے" انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (3/629).

مزید آپ سوال نمبر (3320) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.